قارئین کے سوالات

جوابات

مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

سوال: ڈاڑھی یا سر کے بالوں کو سیاہ خضاب لگانا کیسا ہے؟ خادم حسین پردیسی جدہ سعودی عرب

جواب: ڈاڑھی یا سر کے بالوں کو سیاہ خضاب لگانا حرام ہے، اس کے بارے میں وعید شدید آئی ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے: "عن جابر بن عبدالله قال: أتى بأبي قحافة يوم فتح مكة ورأسه ولحيته كالثغامة بياضاً فقال رسول الله ﷺ غيروا هذا بشيء واجتنبوا السواد"

"حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد ابو قحافہ آپ ﷺ کے پاس لائے گئے، انکے سر کے بال اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سفیدی کو کسی بھی چیز سے بدل دو، اور کالے رنگ سے بچو"۔ (صحیح مسلم مع النووی: ۱۴/ ۷۹) (ابو داؤد مع العون: ۱۱/ ۲۵۸) (نسائی: ۸/ ۱۳۸)

امام نوویؒ نے اس حدیث سے سیاہ خضاب کی حرمت پر دلیل پکڑی ہے۔ (المجموع: ۱/ ۲۹۴)

ایک دوسری حدیث میں ہے: "عن ابن عباسؓ قال: قال رسول الله ﷺ يكون قوم يخضبون فى آخر الزمان بالسواد كحواصل الحمام لايريحون رائحة الجنة"

"حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسی قوم ہو گی جو کبوتروں کے پوٹوں کی طرح سیاہ خضاب لگائے گی، وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہیں پائے گی" (ابو داؤد مع العون: ۱۱/ ۲۶۶) (نسائی: ۸/ ۱۳۸) (مسند امام احمد: ۱/ ۲۷۳) (طبرانی کبیر: ۱۲/ ۴۱۳)

حافظ ابن حجرؒ نے اس کی سند کو "قوی" کہا ہے (فتح الباری: ۶/ ۴۹۹) محدث البانیؒ نے بھی اس کی سند کو "صحیح" کہا ہے۔ (تمام المنة: ۸۵)

ثابت ہوا کہ سیاہ خضاب لگانا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے، اس قسم کی وعید شدید کسی حرام کام پر ہی ہو سکتی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے: "عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ قال يكون فى آخر الزمان قوم يسودون أشعارهم لاينظرالله اليهم" "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی، جو اپنے بالوں کو سیاہ کرے گی، اللہ تعالیٰ اس کی طرف (روزِ قیامت کو نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھیں گے"۔ حافظ ہیثمیؒ لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے اپنی "الاوسط" میں روایت کیا ہے، اس کی سند "جید" ہے۔ (مجمع الزوائد: ۵/ ۱۶۱)

محدث البانیؒ لکھتے ہیں: "وله شاهد من حديث ابن عمر مرفوعاً، رواه أبو الحسن الاخميمي في 'حديثه' ۲/۱۱/۱" (تمام المنۃ: ۸۶)

امام نوویؒ لکھتے ہیں "اتفقوا على ذم خضاب الرأس أو اللحية بالسواد، وظاهر عبارات أصحابنا أنه مكروه كراهة تنزيه، والصحيح، بل الصواب، أنه حرام، وممن صرح بتحريمه صاحب "الحاوي" ترجمہ: "سر اور داڑھی کے بالوں کو سیاہ خضاب لگانے کی مذمت پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ اور ہمارے اصحاب کی عبارتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے، صحیح بلکہ درست بات یہ ہے کہ سیاہ خضاب لگانا حرام ہے، جنہوں نے اس کے حرام ہونے کی صراحت بیان کی ہے، ان میں صاحب "الحاوی" بھی ہیں"۔ (المجموع: ۱/ ۲۹۴) (شرح صحیح مسلم: ۱۴/ ۸۰) (فتاوی الامام النووی: ۱۷)۔

حافظ ابن حجرؒ نے امام نوویؒ سے موافقت کی ہے (فتح الباری: ۶/ ۴۹۹)

امام نوویؒ نے داڑھی کی بارہ (۱۲) مکروہ اور قبیح ترین خصلتیں بیان کی ہیں، ان میں سے سیاہ خضاب کو پہلے نمبر پر ذکر کیا ہے (شرح مسلم: ۳/ ۱۴۹)

امام ابن القیمؒ لکھتے ہیں کہ: "صحیح بات یہ ہے کہ اس باب میں جتنی بھی احادیث آتی ہیں، ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے دو طرح سے بڑھاپے میں تبدیلی لانے سے ممانعت فرمائی ہے، ایک بال نوچ کر، دوسرا سیاہ خضاب لگا کر یہ دونوں صورتیں منع ہیں، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، آپ ﷺ نے بالوں کو کالے رنگ کے علاوہ کسی دوسرے رنگ یعنی مہندی اور زردی کے ساتھ رنگنے کی اجازت دی ہے، یہی صحابہ کرامؓ کا عمل تھا، سیاہ خضاب کو اہلِ علم کی ایک جماعت نے مکروہ جانا ہے، بلاشک و شبہ یہی بات صحیح ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، امام احمد بن حنبلؒ سے کہا گیا کہ کیا آپؒ سیاہ خضاب کو مکروہ خیال کرتے ہیں؟ تو آپؒ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! میں مکروہ خیال کرتا ہوں۔

اور کچھ لوگوں نے سیاہ خضاب کی رخصت دی ہے، جن میں ابو حنیفہؒ کے شاگرد بھی ہیں، یہ بات حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے بھی روایت کی گئی ہے، لیکن اس کا ثبوت محلِ نظر ہے بالفرض اگر ثابت بھی ہو جائے، تو رسول اللہ ﷺ کی بات کے مقابلہ میں کسی کی کوئی بات بھی نہیں چل سکتی، آپ ﷺ کی سنت ہی پیروی

کی زیادہ حق دار ہے، خواہ اس کی مخالفت کرنے والا کوئی بھی ہو" (تہذیب السنن لابن القیمؒ : ۶ / ۱۰۳)

امام ابن النحاسؒ (متوفی ۸۱۴ھ) لکھتے ہیں کہ :"صحیح ترین اور مختار قول یہ ہے کہ سیاہ خضاب لگانا حرام ہے اس کے بارے میں وعید شدید اس کے گناہِ کبیرہ ہونے کا تقاضا کرتی ہے"۔(تنبیہ الغافلین عن اعمال الجاهلین و تحذیر السالکین من افعال الهالکین : ۳۴۸)۔

قاضی ابو یعلی حنبلیؒ (المتوفی : ۴۵۸ھ) لکھتے ہیں :"وقتِ حاکم جہاد وغیرہ میں بھی سیاہ خضاب لگانے سے روکے"(الأحکام السلطانیہ : ۳۰۷)

علامہ عبدالحی لکھنوئی حنفیؒ کہتے ہیں کہ :"خضاب کرنا سرخ یا زرد یا اور کسی رنگ کا سوائے خالص سیاہی کے مستحب ہے اور خضاب نہ کرنا اور سپیدی قائم رکھنا بھی جائز ہے اور سیاہ خضاب ممنوع اور گناہ کبیرہ ہے، فتاویٰ قاضی خان میں ہے" الخضاب بالحناء حسن "مہندی کا خضاب کرنا اچھا ہے اور صحیح مسلم میں حضور سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے"غیروا هذا الشیب و اجتنبوا السواد" :"سفیدی کو بدل ڈالو اور سیاہی سے بچو"اور سنن ابی داوٗد میں حضور سرورِ عالم ﷺ سے مروی ہے "یکون فی آخر الزمان قوم یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لایجدون رائحة الجنة" :" آخر زمانے میں ایسے لوگ ہونگے جو سیاہ خضاب کریں گے، مثل کبوتر کے سینے کے رنگ کے وہ لوگ جنت کی بو نہ پائیں گے"اور معجم طبرانی میں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے مروی ہے " من خضب بالسواد سود الله وجهه یوم القیمة " :"جو شخص سیاہ خضاب کرے گا، قیامت میں روسیاہ ہوگا" اور شیخ دہلویؒ شرح مشکوٰۃ میں بزبان فارسی لکھتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے : مہندی کا خضاب باتفاق جائز ہے اور سیاہ خضاب میں مختار حرمت ہے اور نیل کا خضاب بغیر اشتراک کے جس سے خالص سیاہی حاصل ہوتی، بلکہ سبزی مائل سیاہی حاصل ہوتی ہے، درست ہے، امام محمدؒ موطا میں لکھتے ہیں :"لانری بالخضاب بالوسمة والحناء والصفرة باساًوان ترکه ابیض فلا بأس بذلك كل ذلك حسن" :"نیل، حنا اور زردی کے خضاب میں ہمارے نزدیک کچھ حرج نہیں ہے اور اگر ڈاڑھی کو سفید چھوڑ دیا جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے، یہ سب امور حسن ہیں"اگر مہندی کی شرکت سے ہو یا کوئی اور نسخہ ہو جس سے بالکل سیاہ رنگ ہو تو وہ حرام ہے"۔(مجموعۃ الفتاویٰ از عبدالحی لکھنوی حنفیؒ : جلد دوم ص ۱۸۳)

علامہ رشید احمد گنگوہیؒ لکھتے ہیں :"بالوں کو خضاب کرنا کسی چیز سے سوائے سیاہ کے سب قسم درست ہے"(فتاویٰ رشیدیہ : ۵۷۵)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے سیاہ خضاب کے جواز کے قائلین کا رد کیا ہے اور اسے فعل قبیح

قرار دیا ہے (اصلاح الرسوم از تھانوی : ۲۹)

امام بریلویت احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں :"خضاب سیاہ یا اس کی مثل حرام ہے"

(ملفوظات از بریلوی : حصہ دوم ص ۲۲۳، ۲۶۲، ۲۲۸) (عرفانِ شریعت از بریلوی : ۱۵)

امام بریلویت احمد یار خان نعیمی بریلوی لکھتے ہیں :"سیاہ خضاب منع ہے" (تفسیر نور العرفان : ۲۹۳)

فائدہ نمبر ۱ : "عن عثمان بن عبدالله بن موهب قال دخلت على أم سلمة فأخرجت إلينا شعر أ من شعرالنبی ﷺ مخضوبا" "حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہؓ کے ہاں گیا، تو آپؓ نے ہم پر نبی کریم ﷺ کے بالوں میں سے کچھ بال نکالے جن کو (سرخ) خضاب لگا ہوا تھا"۔ (صحیح البخاری مع فتح الباری : ۱۰ / ۳۵۲)

اسی طرح حاکم اور اصحاب السنن میں حضرت ابو رمثہ کی حدیث آتی ہے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ پر دو سبز چادریں تھیں، آپ کے بالوں پر بڑھاپا چھا چکا تھا، آپ ﷺ نے سفید بالوں کو مہندی کا خضاب لگا کر سرخ کر دیا تھا" (فتح الباری : ۶ / ۵۷۲)

اس کی ایک موءید روایت ابن عمرؓ سے آتی ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ (بالوں) کو زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے" (صحیح البخاری مع الفتح : ۱ / ۲۶۸، ۱۰ / ۳۰۸) (صحیح مسلم مع النووی : ۸ / ۹۳)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے کچھ بال سفید بھی تھے اور آپ ﷺ ان کو سرخ یا زرد خضاب لگاتے تھے، جب کہ ان احادیث کے مخالف ایک روایت بھی آتی ہے " عن قتادة قال سألت أنسا: هل خضب النبی ﷺ ؟ قال: لا، إنما كان شی ء فی صدغيه " "حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ خضاب لگاتے تھے ؟ تو حضرت انسؓ نے فرمایا نہیں! آپ ﷺ کی کنپٹیوں پر چند بال سفید آئے تھے" (صحیح البخاری مع الفتح : ۶ / ۵۶۴، ۱۰ / ۳۵۱) (صحیح مسلم مع النووی : ۱۵ / ۹۶)

ان احادیث میں جمع اس طرح کی جائے گی کہ بعض اوقات آپ ﷺ کا خضاب لگانا بیان جواز کے لیے تھا، ہمیشگی نہیں کی اور حضرت انسؓ کی نفی آپ ﷺ کے اغلب حال پر محمول کریں گے (فتح الباری : ۶ / ۵۷۲، ۱۰ / ۳۵۴) (شرح النووی : ۱۵ / ۹۵)

فائدہ نمبر ۲ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت آتی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود و نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے ہیں تم (بالوں کو رنگ کر) ان کی مخالفت کرو"

(صحیح البخاری : ۱۰/ ۳۵۴) (صحیح مسلم مع النووی : ۱۴/ ۸۰)

جب کوئی قرینہ صارفہ نہ پایا جائے تو یہود و نصاریٰ کی مخالفت واجب ہوتی ہے، جبکہ مذکورہ بالا احادیث میں قرینہ صارفہ پایا جاتا ہے، جو وجوب کو استحباب کی طرف لے آیا ہے، گویا کہ داڑھی یا سر کے بالوں کو سرخ یا زرد رنگ میں بدلنا مستحب ہے اور حضرت علیؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت سلمہ بن الاکوعؓ، حضرت انسؓ، کبار صحابہؓ و محدثینؒ کی ایک جماعت سے خضاب کا ترک کرنا بھی ثابت ہے۔ واللہ اعلم

دوسری بات یہ ہے کہ شریعت کو محدثینؒ کے فہم کے مطابق سمجھنا چاہیے ورنہ ہم گمراہ ہو جائیں گے، جمہور محدثینؒ کے نزدیک خضاب ضروری نہیں ہے اگر ضروری ہوتا تو محدثینؒ اس کے وجوب کے بارے میں "باب" قائم کرتے، تمام اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خضاب لگانا ضروری نہیں ہے۔

تنبیہ نمبر ۱ : ایک روایت آتی ہے "ان احسن ما اختضبتم به لهذا السواد........." "یعنی تمہارے لیے کالا رنگ بہتر ہے، جس سے عورتوں کے دلوں میں تمہاری محبت اور دشمن کے دل میں رعب و دبدبہ پیدا ہوگا" (ابن ماجہ : ۲/ ۳۸۲)

- یہ روایت سخت ضعیف ہے اس میں دفاع بن دغفل الدوسی ضعیف راوی ہے (تقریب التہذیب : ۲۰۱) اس میں اور بھی کئی علتیں ہیں۔

تنبیہ نمبر ۲ : حضرت ابو ذرؓ سے مرفوع روایت آتی ہے " إن أحسن ماغيرتم به الشيب الحناء والكتم " "سب سے بہتر چیز جس کے ساتھ تم اپنے بالوں کو بدل سکتے ہو وہ مہندی اور کتم بوٹی ہے" (اصحاب السنن)

اس حدیث سے بعض لوگوں نے سیاہ خضاب لگانے کے جواز پر استدلال پکڑا ہے، جو کہ انتہائی کمزور ہے اور مردود ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ "الکتم" کے بارے میں لکھتے ہیں " الكتم نبات باليمن يخرج الصبغ أسود يميل الى الحمرة، وصبغ الحناء أحمر فالصبغ بهما معايخرج بين السواد والحمرة" "کتم ایک بوٹی ہے جو یمن میں پائی جاتی ہے اس سے سرخ مائل سیاہ رنگ نکلتا ہے، مہندی کا رنگ سرخ ہوتا ہے اگر ان دونوں کو ملایا جائے تو سیاہی اور سرخی کے درمیان ایک رنگ نکلتا ہے" (فتح الباری : ۱۰/ ۳۵۵)

جبکہ ممانعت سخت سیاہ رنگ لگانے کے بارے میں آتی ہے، اسی طرح اگر کالی اور سرخ مہندی کو ملایا جائے تو کبوتری رنگ نکلتا ہے، اور وہ جائز ہے۔

سیاہ خضاب کی حرمت میں حکمت : شیخ الاسلام سید محمد بدیع الدین شاہ سندھی راشدیؒ اپنے فتوی "الہی